Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنف / مصنفہ کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنف / مصنفہ کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نورِ آنگن

از قلم---زونیرا انجم

"ڈاکٹر!"

"Your patient is moving."

اسلام آباد کے اس پرائیویٹ ہاسپٹل میں ہل چل مچی ہوئی تھی وجہ صرف پیشنٹ 102۔نرس تقریبا بھاگتی ہوئی ڈاکٹر خالد کے پاس آئی تھی اور پیشنٹ کی موجودہ حالت سے آگاہ کیا۔ڈاکٹر خالد جن اب آف ٹائم شروع ہو چکا تھا,سب چھوڑ کر روم 102 کی طرف گئے تھے۔ایسا نہیں تھا کہ اسکا کوئی نام نہ تھا مگر وہ لوگ اس سے انجان تھے۔ان کے لیے وہ صرف پیشنٹ 102 تھی۔ڈاکٹر خالد روم نمبر 102 میں داخل ہوئے تو ان کی نظر سامنے پیشنٹ پر پڑی۔انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پیشنٹ کی نبض چیک کی۔اسی دوران ان کی نظر پیشنٹ کی بند آنکھوں پر پڑی۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں پلکوں کی باڑ کے باوجود ہلتی نظر آ رہی تھیں۔میڈیکل ہسٹری میں ایسا بہت کم بار ہوتا ہے کہ پیشنٹ کو ہوش آجائے۔

"ڈاکٹر!یہ ان پیشنٹ کو جنہوں نے ایڈمٹ کروایا تھا ان کا فون نمبر اور ایڈریس ہے۔"

وہی نرس دوبارہ ایک فائل لے کر آئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”اس کی ضرورت نہیں۔ آپ شاید نئی ہیں اس لیے آپ کو ان کی ہسٹری کا نہیں معلوم۔“

ڈاکٹر خالد نے نرس سے کہتے ہوئے فون کوٹ کی جیب سے نکالا اور ایک نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔

”آپ انکا خیال رکھیں اور جیسے ہی یہ آنکھیں کھولیں فوراً سے پہلے مجھے اطلاع دیں۔“

ڈاکٹر نرس کو ہدایت جاری کرتے ہوئے دروازے سے باہر کی جانب چلے گئے۔ جبکہ دوسری جانب فون اٹھالیا گیا تھا۔

"Congratulations Mr. Malik!"

“Your patient is moving."

ڈاکٹر خالد کے دو جملوں نے مخالف کو زندگی بخش دی تھی۔

“I'm coming in one hour."

کہنے کے ساتھ ہی فون رکھ دیا گیا۔

”ڈاکٹر! آپ جا رہے ہیں تو میں ڈاکٹر ظفر کو پیشنٹ کے بارے میں انفارم کر دوں؟“

اسی نرس نے روم سے نکلتے ہوئے پوچھا۔

”آپ کو کس نے کہا میں جا رہا ہوں؟“

نرس کی بات پر وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”میں یہیں ہوں جب تک پیشنٹ کو مکمل ہوش نہ آجائے اور آپ کو جتنا کہا ہے اتنا کریں۔“

دوسرا جملہ کافی روانی میں کہا گیا تھا۔نرس سوری کہتی ہوئی واپس روم کے اندر چلی گئی۔ڈاکٹر نے دروازے میں لگے گول دائرے سے اندر پیشنٹ کو دیکھا۔زندگی میں بڑے مقام پر پہنچنے کے لیے ہر کوئی کسی نہ کسی کو سیڑھی ضرور بناتا ہے۔اسے بھی یہ موقع آج مل گیا تھا۔

”پیشنٹ 102 میری کامیابی کی چابی ہے۔میں کیسے اسے کسی اور کے ہاتھ لگنے دوں۔“

ڈاکٹر خالد کا رخ اب اپنے کیبن کی جانب تھا جہاں جا کر انہوں نے اپنے ڈیوٹی آرزمیں اضافہ کروانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملک تبریز بزنس انڈسٹریز میں جانا پہچانا نام تھا۔بزنس کو پڑھنے والا,پڑھانے والا,سیکھانے والا اور کوئی بھی نیا شخص جو اس فیلڈ میں قدم رکھتا وہ پہلے اس نام سے واقفیت حاصل کرتا تھا۔’ملک تبریز‘ یہ نام اپنی پہچان خود رکھتا اسے کسی تعارف کی محتاجی نہیں تھی۔گارمنٹس کے بزنس سے ابتداء کرنے والا ملک تبریز آج کروڑوں کا مالک تھا۔اس نے کسی ایک بزنس میں پیسہ نہیں لگایا تھا۔بزنس کے ہر فیلڈ میں جہاں سے اسے پرافٹ کی امید ہوتی تھی,وہاں پیسہ لگایا اور کامیاب ٹھہرا۔اس کی زندگی پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں کے مصداق تھی,مگر رشتوں کے نام پر بہت ہی غریب۔تین سال پہلے ایک ایکسیڈینٹ میں اس نے اپنی بیوی کو کھو دیا تھا بیٹی کو بھی بامشکل بچا پایا تھا,مگر وہ بھی تقریباََ مردہ حالت میں۔اس ایکسیڈینٹ میں اس کی بیٹی کوما میں چلی گئی تھی۔کتنی دعائیں مانگی تھی انہوں نے اپنی بیٹی کے ہوش میں آنے کی۔تین سال کی طوالت نے ان کو تھکا دیا تھا۔وہ جب سب امید چھوڑ بیٹھے تھے,آج زندگی انہیں نوید

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی صورت میں ملی تھی۔وہ ہوش میں آگئی تھی,ان کی زندگی,ان کا نور,مگر وہ اتنے فاصلے پر تھے کہ چاہ کر بھی جلدی نہ پہنچ سکتے تھے۔لندن سے پاکستان تک فاصلہ کوئی کم تو نہ تھا,پھر بھی انہوں نے ایک گھنٹے کا وقت لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دھندلے سائے اور ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے لوگ,پھر ایک نا ختم ہونے والی سرنگ اور پھر آگ ہی آگ۔اس نے جلدی سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔

"آہستہ......آرام سے Don't worry"......

اس کے کانوں سے ایک آواز ٹکرائی۔اس نے اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔سامنے کچھ لوگ اسے کھڑے نظر آئے۔اس نے پلکیں جھپکا کر دوبارہ آنکھیں کھولیں۔

"Take it easy. How are you now?"

ڈاکٹر خالد نے اس کے دائیں جانب کھڑے ہو کر سوال کیا۔وہ کافی دیر سے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔جبکہ وہ انجان نظروں سے کبھی انہیں اور کبھی کمرے میں موجود واحد نرس کو دیکھ رہی تھی۔انہیں خطرے کا احساس ہوا۔

"اب آپ کیسا محسوس کر رہی"......

انہوں نے اردو میں اپنا سوال دہرانے کی کوشش کی مگر پورا نہ کر پائے تھے کہ اس نے پہلے ہی جواب دے دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"Fine."

ڈاکٹر خالد کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ تھوڑی دیر پہلے جس خطرے کا گمان انہیں ہوا تھا وہ خود ہی ٹل گیا تھا۔

"آپ کو کسی جگہ pain محسوس تو نہیں ہو رہا؟"

ڈاکٹر خالد نے اس کو خاموش دیکھ کر دوبارہ سوال کیا جبکہ اب کی بار کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ وہ خاموشی سے ارد گرد کا جائزہ تفصیل سے لے رہی تھی۔ جیسے سب کے نام یاد کر رہی ہو یا پھر چیزوں کی پہچان کر رہی ہو۔

"آپ"......

"میں کون ہوں ڈاکٹر؟"

ڈاکٹر خالد کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔ ان کا ڈر ٹھیک ثابت ہوا تھا۔ وہ جواب طلب نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی تب ہی باہر ہل چل مچ گئی۔ تیز تیز قدموں کے چلنے کی آواز قریب سے آئی اور روم کا دروازہ کھل گیا تھا۔ ایک پینتالیس سال کا آدمی, تھری پیس سوٹ میں اندر داخل ہوا۔ اس کی نظریں بیڈ پر موجود فریق پر پڑیں۔ دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ پھر اس پیشنٹ نے اپنی نظروں کا زاویہ ڈاکٹر کی سمت موڑا اور اپنا سوال دوبارہ دہرایا۔

"میں کون ہوں ڈاکٹر؟"

اس کے سوال نے اس شخص کو اپنی جگہ تھم جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے ریسورسز کو استعمال کرتے ہوئے وہ ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں لندن سے پاکستان آئے تھے۔یہ وقت انہوں نے کیسے گزارا تھا یہ وہ ہی جانتے تھے۔وہ مسلسل پریشانی اور اضطراب میں رہے۔ہاسپٹل میں قدم رکھتے ہی ان تک اس کے ہوش میں آجانے کی خبر پہنچ گئی تھی مگر جیسے ہی انہوں نے کمرے میں قدم رکھا وہ اپنی جگہ منجمند ہو گئے۔وہ بالکل......بالکل ویسی ہی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ انہوں نے ایکسیڈنٹ کے بعد اسے دیکھا نہیں تھا, مگر......وہ بالکل بھی تو تبدیل نہیں ہوئی تھی۔وہ غیر فطری طور پر اسے تکتے رہے۔انہیں ہوش کی دنیا میں اس کے الفاظ لے کر آئے تھے۔

"میں کون ہوں ڈاکٹر؟"

اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔ایسا تو ہونا ہی تھا اور شاید یہ ان کے لیے اچھا بھی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ایسا تو ہوتا ہی ہے مسٹر ملک! تین سال کوئی تھوڑا عرصہ نہیں ہوتا۔وہ تین سال اس خوفناک ایکسیڈینٹ کے بعد کوما میں رہیں ہر چیز سے انجان اور لاپرواہ ہو کر, ایسے میں دماغ پر کچھ اثر تو ہوتا ہی ہے۔"

ڈاکٹر خالد نے ملک تبریز کو وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"کون ہو تم؟"

انہوں نے ایک نظر اٹھا کر ڈاکٹر خالد کو دیکھا جو ملک تبریز کے سوال پر کچھ گڑبڑا گیا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ڈاکٹر......ڈاکٹر خالد۔" ڈاکٹر خالد نے خود کا تعارف کروایا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تمہارا کیبن ہے؟" انہوں نے ڈاکٹر خالد کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

"جی! میرا ہے۔"

"پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔ ڈاکٹر ہارون کو بھیجو میرے پاس۔"

انہوں نے ایک نیا آرڈر جاری کیا۔ ڈاکٹر خالد سر اثبات میں ہلاتے باہر کی جانب آ گئے۔ یہ سچ تھا کہ اس شخص سے بات کرتے وقت وہ خود کو ڈاکٹر محسوس نہیں کر پا رہے تھے۔ کامیابی کا ایک موقع ملا تھا نہیں وہ بھی ڈاکٹر ہارون کی نظر ہو گیا۔ وہ خود پر دو حرف بھیجتا آگے بڑھ گیا جبکہ کیبن میں بیٹھے ملک تبریز ماضی میں کھو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایسا ہوتا ہے مسٹر ملک! یہ صرف تین سال کوما میں رہنے کا سائیڈ ایفیکٹ ہے۔ جیسے جیسے وہ اپنی پرانی زندگی میں جائیں گی انہیں سب یاد آ جائے گا۔ لیکن یہ کب تک ہو گا اس کا مکمل علم نہیں ہے۔"

ڈاکٹر ہارون نے اپنی بات مکمل کر کے ملک تبریز کو دیکھا جو یہاں موجود تو تھے مگر دماغی طور پر کہیں اور تھے۔

"مسٹر ملک!" ڈاکٹر ہارون نے انہیں پکارا۔

"کیا آپ اس سے ملے ہیں؟" ملک تبریز نے ڈاکٹر ہارون سے سوال کیا۔

"جی بالکل مسٹر ملک!" انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اسے اپنے بارے میں کتنا یاد ہے؟" ایک اور سوال کیا گیا۔

"زیادہ نہیں! اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ مسلمان ہے اور کچھ پڑھی لکھی ہے کتنا اسے یہ بھی علم نہیں ہے۔" ڈاکٹر ہارون نے ایک بار پھر تفصیلی جواب دیا۔

"میں ملنا چاہوں گا اس سے ابھی اور اسی وقت۔"

"ضرور کیوں نہیں۔ لیکن وہ آپ کو نہیں پہچانے گی۔" ڈاکٹر ہارون نے ملک تبریز کو آگاہ کرنا چاہا۔

"جب ایک بچہ اس دنیا میں آتا ہے تو وہ کسی کو نہیں پہچانتا, صرف روتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایسی جگہ پر پاتا ہے جس کے بارے میں اسے کچھ آئیڈیا نہیں۔ وہ جو پہلا لمس پہچانتا ہے وہ محبت والفت کا ہوتا ہے۔ پھر کہیں جا کر نام پکارتا ہے۔ میری بیٹی کی حالت اس نومولود سے مختلف نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ مجھے نہیں پہچانے گی مگر اس بات کا کامل یقین ہے کہ وہ میری محبت کو پہچاننے کی کوشش ضرور کرے گی۔"

ملک تبریز اپنی بات کہہ کر رکے نہیں تھے۔ ڈاکٹر ہارون نے انہیں کچھ بھی کہنا مناسب نہ سمجھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"Hello young lady! How was today?"

ڈاکٹر ہارون نے اس سے پوچھا۔ دوسری جانب وہ سر جھکائے بیڈ کے کنارے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اس نے جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔ ڈاکٹر ہارون نے کچھ دیر تو انتظار کیا پھر نیا سوال پوچھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"What is your good name lady?"

جس پر دو قطرے آنسوؤں کے اسکی آنکھوں سے گرے تھے جنہیں اس نے بے دردی سے صاف کر لیا تھا۔

"نور"

ملک تبریز کے جواب پر ڈاکٹر ہارون اور اس نے سر اٹھا کر آواز کی سمت دیکھا۔

"نور ملک تبریز۔"

"Daughter of Malik Tabraz and Maryam Malik Tabraz."

ملک تبریز نے اس کا تعارف کروایا اور وہ انہیں دیکھتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور ملک تبریز, میرا نام, میری پہچان, اس کے علاوہ کچھ بھی تو نہیں معلوم۔ اور کیا یہ ہی میرا نام ہے یا پھر جھوٹ۔ میں کیا کروں؟"

اس نے اپنا سر ہاتھوں میں دبا لیا۔ اپنی بے بسی پر اسے رونا آرہا تھا۔ کل رات ہی وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر تبریز پیلس آئی تھی۔ جتنی رعب دار شخصیت اسے ملک تبریز رات کو لگے تھے اتنا ہی انکا گھر تھا۔ انہوں نے اسے اپنی بیٹی بتایا تھا۔ یہاں تک کہ تصاویر کا ایک انبار تھا جو انہوں نے اسے دیکھایا تھا۔ بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک کی تمام تصاویر جن میں وہ موجود تھی۔ یہاں تک کہ میڈیکل سرٹیفیکیٹ, برتھ سرٹیفیکیٹ ہر طرح کے ثبوت دیکھا کر اسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مطمئن کیا گیا تھا مگر پھر بھی وہ انہیں اپنا باپ تسلیم نہیں کر پائی تھی۔ یہ بات الگ تھی کہ وہ آج ان کے گھر میں موجود تھی۔

"Good morning princess!"

ملک تبریز نے کمرے کے اندر جھانک کر اسے پکارا تھا جو بیڈ کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھی تھی اور سر ہاتھوں میں دبایا ہوا تھا۔ ملک تبریز کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"کیا تم ٹھیک ہو نور؟"

انہوں نے فوراً سے پہلے پاس آکر پوچھا تھا۔ نور نے ان کی آنکھوں میں پریشانی کی واضح جھلک دیکھی تھی اور سر اثبات میں ہلایا تھا۔ ملک تبریز کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"Are you sleep well?"

انہوں نے اگلا سوال پوچھا جبکہ رخ اس عالیشان کمرے کی وارڈروب کی جانب تھا۔

"A little bit."

"Nothing matter, come here!"

انہوں نے اسے قریب بلایا۔ وہ اٹھ کر ان کے پاس آگئی۔

"Take it and be ready. You have only 10 minutes."

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے آرڈر جاری کیا۔

"پر کہاں؟" دو لفظی سوال پر وہ پھر مسکرائے تھے۔

"جاگنگ۔"

ملک تبریز جواب دے کر باہر آ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ نور ضرور باہر جائے گی۔ ایسا ہی ہوا تھا۔ ٹھیک دس منٹ بعد وہ جاگنگ ڈریس میں باہر آئی تھی ساتھ جاگنگ شوز بھی پہن لیے تھے۔

"Good girl!"

ملک تبریز نے اسے ٹائیٹل دیا تھا جس پر وہ خاموشی سے نظریں جھکا گئی۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ ایک نزدیکی پارک میں موجود تھے۔ صبح کا وقت تھا اور تقریباً ہر عمر کے لوگ یہاں موجود تھے۔

"ہمیشہ کی طرح ریس ہو جائے پرنسز؟"

ملک تبریز نے اسے پکارا تھا۔

"1---2---3---اسٹارٹ"

خود ہی کاؤنٹ ڈاؤن کرنے کے بعد وہ ٹریک پر دوڑنا شروع ہو گئے۔ نور نے پہلے تو نا سمجھی سے انہیں دیکھا اور پھر ہلکی مسکراہٹ لبوں پر لے آئی۔ وہ اب ملک تبریز سے کچھ فاصلے پر ٹریک پر دوڑ رہی تھی۔ نظریں انہیں پر تھیں۔ وہ یہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب پہلے کرتی تھی یا نہیں البتہ اسے مزہ آرہا تھا۔اتنے میں کوئی لڑکا اس سے ٹکرایا۔ ٹکرانے پر وہ تو سنبھل گیا مگر نور نیچے گر گئی تھی۔

"I 'm sorry mam.......,"

اس نے معذرت چاہی مگر مخالف کو دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

"Noor!"

اس نے اسکا نام پکارا تھا۔جبکہ نور مخالف کے منہ سے اپنا نام سن کر حیران ہو گئی تھی۔

"Hey! What a pleasant surprise. "

"لانگ ٹائم ہاں"

وہ انجان شخص خود ہی بولے جارہا تھا۔نور نے دوپل اسے غور سے دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کی۔بلاشبہ وہ ہینڈ سم تھا مگر اس کی یاداشت میں محفوظ نہ تھا اور اس کے ساتھ ہی بدتمیز بھی۔وہ ابھی تک نیچے سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ مخالف اپنی ہی کہے جارہا تھا۔

"OH, sorry I can help......."

شاید وہ اس کی نظروں کا مفہوم پڑھ چکا تھا تو شرمندہ ہوتے ہوئے مدد کرنا چاہی مگر وہ اس سے پہلے ہی اٹھ چکی تھی اور اب گھٹنوں اور ٹانگوں کے پاس سے مٹی ہاتھ سے جھاڑ کر صاف کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمہیں چوٹ"......

"نہیں لگی۔"اس انجان شخص کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔نور اسے ٹکا سا جواب دے کر سامنے سے آتے تبریز ملک کے پاس چلی گئی۔وہ انجان شخص دائیں ہاتھ سے سر کھجاتے ہوئے شرمندہ ہونے کی ناکام اداکاری کر رہا تھا۔

"کیسے ہیں انکل؟"اس نے سوال پوچھا۔

"پہلے ٹھیک نہیں تھا(نور کی جانب دیکھا) پر اب ٹھیک ہوں۔"ملک تبریز نے جواب دیا۔

"جی بالکل انکل!ویسے بھی نور ملک تو اچھے اچھے لوگوں کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ملک تبریز کیا چیز ہے۔"

اس نے کہنے کے ساتھ ہنسنا ضروری سمجھا۔ملک تبریز نے بھی اسکا ساتھ دیا تھا۔نور نے ایک خفا سی نظر ان پر ڈالی۔

"رائیٹ آفاق!تمہیں یا کسی اور کو اس بات میں شک نہیں ہونا چاہیے۔"ملک تبریز نے کہنے کے ساتھ نور کو دیکھا تھا۔

"Ok uncle! I have to go."

آفاق نے اجازت چاہی اور ساتھ ہی مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے ملک تبریز نے آسانی تھام لیا۔

"او کے انکل پھر شام میں ملتے ہیں۔"

"بائے نور!"آفاق نے ملک تبریز سے الوداعی کلمات کہہ کر نور کو مخاطب کیا جو ابھی تک اس کے نام میں الجھی ہوئی تھی۔نور نے اس کے بلانے پر اسکی جانب دیکھا۔آفاق نے ملک تبریز سے بچ کر آنکھ دبائی تھی۔نور پہلے تو بوکھلا کر اسے دیکھتی رہی پھر غصے سے منہ پھیر گئی تھی۔آفاق نے نور کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو اچھے سے ملاحظہ کیا اور ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جان دار قہقہہ لگایا۔ پھر وہ ٹریک پر واپسی کی جانب دوڑ تا دور تک نکل گیا۔ اس سارے واقعے میں ملک تبریز بالکل بھی انجان نہیں رہے تھے البتہ انہوں نے کچھ بھی ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھتے ہوئے نور کا دھیان واپس ریس میں لگا لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو کنال کے اس عالیشان محل میں رہنے والے صرف چند افراد اور گنتی کے ملازم۔ صبح جاگنگ سے واپس آ کر ملک تبریز اپنے آپس ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے چلے گئے اور نور سے کچھ دیر بعد آنے کا کہا۔ اس محل میں سب ہی اس سے دبتے تھے۔ نہ جانے کیوں اسے وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ ایک سلطانہ بی تھی جن کو ملک تبریز نے نور کا خیال رکھنے کا آرڈر دیا تھا پر وہ بھی اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھیں۔ ابھی وہ اس سے کھانے کا پوچھنے آئی تھیں۔ نور نے انہیں سہولت سے انکار کر دیا تھا۔ وہ صبح سے اپنا کمرے اچھے سے دیکھ چکی تھی۔ اس کی وارڈروب ہر طرح کے نئے, عمدہ اور سٹائلش لباس سے بھری ہوئی تھی۔ ایک طرف جوتے, بیگ کا ڈھیر اور کاسمیٹکس کا سامان جمع تھا۔ اس نے ایک ایک چیز اٹھا کر اس کو پڑھ کر استعمال کیا مگر سوائے چند ایک کے اس سے استعمال بھی نہیں ہوئیں۔ کچھ کے تو نام بھی اسے پڑھنے نہیں آئے تھے۔ وہ ان سب سے اکتا کر دوسری جانب چلی گئی جہاں جا کر وہ ایک پل کو تو حیران رہ گئی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ایک لمبی دراز کھولے کھڑی تھی جہاں اس نے جیولری دیکھی۔ گولڈ کو تو وہ پہچان سکتی تھی مگر باقی کس قسم کی تھیں اسے اندازہ نہیں تھا۔ البتہ وہ یہ اندازہ ضرور کر سکتی تھی کہ یہ بہت مہنگی ہونگی۔ اس نے فوراً سے پہلے الماری بند کی اور دوبارہ اس کی طرف نہ جانے کا تہیہ کر لیا۔ کچھ دیر آرام کرنے بعد وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر سامنے دیوار میں نصب الماری کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ پھر اللہ کا نام لے کر اسے کھولا مگر وہاں صرف دیوار تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کچھ نہیں۔وہ اس چیز کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئی پھر بد مزہ ہو کر واپس بیڈ تک آئی۔اتنے میں اسے اذانوں کی آواز سنائی دی۔ایک سرور تھا ان اذانوں میں وہ آنکھیں موند کر بیٹھ گئی۔

"بڑی خوشنما ہوتی ہے یہ آواز۔سنائی کانوں سے دیتی ہے مگر اثر دل پر کرتی ہے۔بڑے خوبصورت بول ہیں میرے اللہ کے کبھی غور تو کرو۔"

اس آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔اس نے آس پاس دیکھا مگر کوئی نہ تھا۔پھر یہ آواز کہاں سے آئی؟"

☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور بی بی!اٹھ جائیں۔"

سلطانہ بی کی آواز پر وہ نیند سے بیدار ہوئی۔اس نے اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش کی تو اس سے اٹھا نہ گیا۔اس کا بایاں بازو زیادہ دیر لیٹے رہنے کی وجہ سے اکڑ گیا تھا۔سلطانہ بی نے اسے اٹھنے میں مدد دی اور بیڈ پر بیٹھا کر جائے نماز واپس رکھا۔نور بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی اور اپنا بایاں بازو مسلسل داہنے ہاتھ سے سہلا رہی تھی۔

"آپ زمین پر سو گئی تھیں بی بی؟"

سلطانہ بی نے نور کا بایاں ہاتھ سہلاتے ہوئے سوال کیا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ انہوں نے کوئی سوال کیا تھا ورنہ صبح سے نور کے کبھی کبھار کے سوال پر جواب دیا تھا۔

"ہاں!نماز پڑھ کر وہیں سو گئی تھی۔سجدے میں کافی سکون ملا تھا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور نے آنکھیں بند کرتے ہوئے جواب دیا۔سلطانہ بی نے نور کی جانب غور سے دیکھا۔انہیں وہ کہیں سے بھی پہلے جیسی نہیں لگ رہی تھی۔ نماز کے سٹائل میں لیا گیا ڈوپٹہ اس کے چہرے پر کافی اچھا لگ رہا تھا۔

”آپ کو کچھ کام تھا سلطانہ بی؟“نور نے یاد آنے پر پوچھا۔

”جی بی بی !ملک صاحب کا فون آیا تھا۔انہوں نے آپ کو شام کو تیار رہنے کا کہا ہے۔“

”مگر کیوں؟“

”وہ تو نہیں معلوم بی بی جی۔“

”ٹھیک ہے۔اب ٹھیک ہے سلطانہ بی۔رہنے دیں۔“

ایک بار کے کہنے پر جب سلطانہ بی نے اسکا بازو سہلانا بند نہ کیا تو اس نے دوبارہ کہا۔

”جی بی بی!(وہ بیڈ سے اتر کر ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئیں) آپ کے لیے کچھ لاؤں؟“

انہوں نے پوچھا۔

”کچھ پینے کے لیے لا دیں۔اور سنیں سلطانہ بی!“وہ جو جانے لگی تھی نور کی آواز پر پلٹی تھیں۔

”شکریہ سلطانہ بی۔“نور کہہ کر واش روم کی جانب بڑھ گئی جبکہ سلطانہ بی اپنی جگہ حیران کھڑی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور اس عالیشان محل کے وسیع و عریض لان میں میں ٹہل رہی تھی۔ ابھی وہ عصر کی نماز پڑھ کر یہاں آئی تھی۔ سلطانہ بی کے کہنے ساتھ ہی وہ فریش ہونے گئی تھی اور اپنے لیے بامشکل فیروزی اور وائٹ کنٹراسٹ میں ایک فراک سلیکٹ کی تھی۔ اس کے علاوہ باقی سب ڈریس ماڈرن تھے۔ وہ انہیں پہننا نہیں چاہتی تھی۔ البتہ اب کی بار سلطانہ بی نے قبلہ کی درست سمت سے اس کو آگاہ کیا تھا۔ اسے تھوڑی دیر ہوئی تھی ٹہلتے ہوئے جب اس نے ملک تبریز کی گاڑی کو اندر آتے دیکھا۔ وہ گیٹ سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھی۔ اس سے پہلے وہ انہیں آگے بڑھ کر سلام کرتی ان کے ساتھ آنے والے شخص نے اس کو اپنی جگہ پر رک جانے پر مجبور کر دیا۔ وہ وہی تھا۔ آفاق...... آوارہ۔ نور نے اسے ٹائیٹل دیا جس پر اسے کچھ افسوس بھی نہیں ہوا تھا۔ دوسری جانب اس نے بھی اسکا ٹھٹھک کر رک جانا محسوس کیا تھا۔ آفاق کے لبوں کو ایک جان دار مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"Hello Noor!"

"اسلام و علیکم!" نور نے آفاق کو ہیلو کو نظر انداز کرتے ہوئے مشترکہ سلام کیا۔ ملک تبریز نے سلام کا جواب دیکر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

"آج کا دن کتنا بور گزرا؟" انہوں نے سوال کیا۔ وہ تینوں چلتے ہوئے لان میں موجود ماربل کی کرسیوں کی طرف جا رہے تھے۔

"بہت زیادہ۔"

نور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جواب دینے پر اس کی مسکراہٹ کی وجہ سے داہنے گال پر ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔ آفاق نے اس سے بامشکل نگاہ چرائی تھی۔ وہ تینوں اب کرسیوں تک پہنچ گئے تھے۔ ملک تبریز نے پہلے نور کو بیٹھنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی جگہ دی پھر آفاق کو کہا اور سب سے آخر میں خود بیٹھے تھے۔ان کے بیٹھتے ہی سلطانہ بی خانساماں کی ہمراہی میں کھانے کے لوازمات لے آئیں اور ٹیبل پر چن دیئے۔

"پرنسز! یہ ہیں مسٹر آفاق,ہمارے پڑوسی,میرے عزیز دوست کے بیٹے اور آپ کے دوست۔صبح کی ملاقات تو یاد ہو گی نہ آپ کو؟" ملک تبریز نے نور سے کہا۔

"آپ دونوں ہمیشہ سے ایسے ہی لڑتے تھے۔"

ملک تبریز اپنی بات پر خود ہی ہنسے تھے جس پر آفاق نے بھی ان کا ساتھ دیا تھا۔

"ہاں مگر ابتداء ہمیشہ یہ محترمہ کرتی تھیں۔"

آفاق نے نور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس پر نور کے منہ کا زاویہ بگڑا۔

"I don't believe on this." ملک تبریز نے نور کا دفاع کیا۔

پھر کچھ دیر ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں نور نے البتہ ان میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔اسکا دھیان ابھی تک ملک تبریز کے انداز و اطوار پر تھا۔انہوں نے خود کچھ نہیں لیا تھا البتہ نور کو وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ دے رہے تھے اور اسے کھانے پر اصرار کر رہے تھے۔آفاق کے ساتھ بھی وہ یہی عمل دہرا رہے تھے۔کل سے اب تک اس نے ملک تبریز کو اپنے والد کا درجہ نہیں دیا تھا اور نہ ہی باپ کہہ کر پکارا تھا۔اسے تو ابھی تک اپنا نام قبول کرنے میں ہچکچاہٹ ہو رہی تھی۔وہ کیسے اپنے سے وابستہ رشتوں کو قبول کرتی۔

"کیا سوچ رہی ہو پرنسز؟" ملک تبریز کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں واپس لائی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ بھی تو نہیں۔" اس نے بات بنائی۔

"پرنسز حاتم طائی کے بارے میں کچھ یاد ہے؟" انہوں نے اس کی جانب دیکھا اور پھر خود ہی گویا ہوئے۔

"حاتم طائی وہ شخص ہے جس کے پاس اسلام کی دولت نہیں تھی مگر محبت کی دولت بہت زیادہ تھی۔ اپنی اس دولت کو وہ لوگوں میں بانٹتا تھا۔ چاہے امیر ہو یا غریب, دوست ہو یا دشمن, سب اس کی محبت کے آگے عاجز ہو جاتے تھے۔ جانتی ہو وہ محبت کیا تھی۔ (نور نے ناسمجھی سے گردن ہلائی) 'سخاوت۔' حاتم طائی صرف اور صرف سخاوت کی وجہ سے آج تک یاد رکھا جاتا ہے۔ وہ اپنے گھر آنے والے ہر شخص سے اچھے طریقے سے ملتا تھا اور ہر ضرورت مند کی آرزو پوری کرتا تھا۔ اسی چیز کا درس ہمارے پیارے نبی ﷺ نے دیا ہے کہ مہمانوں سے ہمیشہ اچھا سلوک کرو۔"

"پرنسز میں جانتا ہوں آپ کو آفاق پسند نہیں آیا۔ غالباً اسکی صبح کی حرکت کی وجہ سے۔ مگر وہ ہمارے گھر مہمان تھا اور مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ ٹھیک ہے پرنسز۔"

وہ اتنے بھی بے خبر نہیں تھے جتنا نور انہیں سمجھی تھی۔ ملک تبریز اپنے آس پاس رہنے والے ہر شخص کے بارے میں کس حد تک جانتے ہیں اس بات کا اندازہ اسے آج اچھے سے ہو گیا تھا یا پھر وہ ایک باپ کا رول پلے کر رہے تھے۔ ایک ایسے باپ کا جو اپنی بیٹی کو کھونے سے ڈرتا ہے۔ کب سے اپنی سوچوں میں مگن تھی جب سلطانہ بی دروازے پر دستک دے کر اندر آنے کی اجازت چاہی۔

"نور بی بی! آپکو ملک صاحب سٹڈی میں بلا رہے ہیں۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور سلطانہ بی کی پیروی کرتے ہوئے سٹڈی تک پہنچی تھی۔ صبح سے اسے اتنے جھٹکے لگے تھے کہ اس نے اب حیران ہونا چھوڑ دیا تھا۔ یہ کوئی سٹڈی روم نہیں تھا بلکہ اسے لائبریری کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔ یہاں جہازی سائز کے تین ریک موجود تھے جس کے الگ الگ خانے میں کتابیں سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔ دیوار کے ساتھ بک شیلف بنے تھے جبکہ دیوار کے دائیں جانب ریوالونگ چیئر اور ایک ٹیبل موجود تھی جہاں ملک تبریز بڑی شان سے براجمان تھے۔ نور کو دیکھتے ہی انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور اپنی جگہ اس کے لیے خالی کر کے اسے وہاں بیٹھنے کا کہا۔

"بیٹھ جاؤ پرنسز!" انہوں نے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔

"آپ نے بلایا تھا؟" نور نے ان کی جگہ سنبھالتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں! یہ کارڈ ہے۔ (ملک تبریز نے سامنے ٹیبل کے کنارے پر رکھے کارڈ کو اس کی جانب بڑھایا) میرے دوست ظفر افتخار کی شادی کی سالگرہ ہے۔ مجھے اور تمہیں دو دن بعد وہاں جانا ہے۔"

"پر کیسے؟" وہ پریشان ہو گئی تھی۔

"میں ہوں گا وہاں پرنسز۔" انہوں نے اسے قائل کرنا چاہا۔

"جمود موت کی علامت ہے۔ حرکت میں ہی زندگی ہے۔ جتنا اپنے آس پاس کے لوگوں میں رہو گی, اتنا ہی زندگی کی طرف واپس لوٹو گی۔" ملک تبریز نے نور کو سمجھایا۔

"جی ٹھیک ہے۔" نور نے ناچاہتے ہوئے بھی ہاں کہہ دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ سب کیا ہے؟ سلطانہ بی"!

نور نے نا سمجھی سے اتنے سارے ڈریسز کو دیکھا جن کیساتھ ان کے میچنگ سینڈلز, بیگز, اور جیولری موجود تھی۔ وہ ابھی سٹڈی سے آ رہی تھی جب سلطانہ بی کی آواز نے اسے اپنی جانب کھینچا۔ کل اس نے سارا دن لان اور اس محل کے وزٹ میں صَرف کیا تھا۔ آج کا دن وہ سٹڈی میں گزارنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر......

"نور بی بی! ملک صاحب نے بھیجا ہے۔ کہا ہے کہ آپکی وارڈروب میں سیٹ کروا دوں اور شام میں آپ کو جلدی ریڈی رہنے کو کہا ہے۔"

وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ ملک تبریز کے سامنے دعوت میں شرکت کی حامی بھر چکی ہے۔

"ٹھیک ہے آپ سیٹ کروا دیں۔" وہ بے دلی سے کہہ کر واپس سٹڈی میں چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"سلطانہ بی! نور کو بلائیں۔"

ملک تبریز رات آٹھ بجے آفس سے آئے تھے اور آتے ہی نور کو بلانے کا آرڈر جاری کر دیا تھا۔ اگلے پانچ منٹ بعد نور انہیں سیڑھیوں سے نیچے اترتی دیکھائی دی۔ وہ ایک پل کو تو حیران رہ گئے تھے۔ وہ سفید کلر کی میکسی میں سر پر سلیقے سے ڈوپٹہ اوڑھے ہوئی تھی۔ انہوں نے جو بیوٹیشن بھیجی تھی اسکی مہارت کافی نظر آ رہی تھی۔ ساتھ ہی diamond کا سیٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ چلتی ہوئی ان کے قریب آ کر رکی۔

"اچھی لگ رہی ہو پرنسز۔" اپنی تعریف پر نور جھنیپ سی گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”چلیں پرنسز“ !

انہوں نے مسکرا کر نور سے اجازت چاہی۔ نور نے مسکراتے ہوئے اجازت دی تھی۔ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ ایک عالیشان ہال میں موجود تھے۔ ملک تبریز نے ایک red roses کا bouquet نور کو پکڑا دیا۔ ان دونوں کے ہال میں قدم رکھتے ہی ہل چل ایک دم ٹھہر سی گئی۔ کئی نظریں ملک تبریز اور نور پر اٹھی جسکی وجہ سے نور کنفیوز ہو رہی تھی۔ ملک تبریز کی ہمراہی میں وہ آسانی سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔

"Welcome Malik uncle!"

ایک جانی پہچانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے سامنے دیکھا جہاں آفاق ہنستا مسکراتا ملک تبریز سے بغل گیر ہو رہا تھا۔

“Good evening Miss Noor!"

ملک تبریز سے اچھی طرح ملنے کے بعد وہ نور کی جانب آیا تھا جو سفید میکسی اور ریڈ روز کے ساتھ دل میں اتر جانے تک پیاری لگ رہی تھی۔

"Good evening"

نور نے اس کو جواب دیا۔ وہ سخت ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔ وہ تو ملک تبریز کے دوست کے یہاں دعوت پر آئی تھی تو پھر یہ یہاں کیا کر رہا تھا۔ اسکا دھیان ملک تبریز اور ان سے ملتے ایک وجیہہ شخص پر گیا۔ آفاق البتہ نور کے ساتھ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پرنسز! یہ ہیں میرے دوست ظفر افتخار اور آفاق سے آپ پہلے مل چکی ہو, یہ ان کے بیٹے ہیں۔"

ملک تبریز نے نور کی کنفیوژن دور کی۔

"Hello uncle! Happy marriage anniversary."

نور نے bouquet ان کی جانب کرتے ہوئے انہیں وش کیا۔ انہوں نے bouquet تھام کر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

"Thank you Noor."

"پر یہ bouquet تمہیں اپنی آنٹی کو دینا چاہیے تھا۔"

"You know what, she is fond of red roses."

تبریز نے جیسے اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے آفاق سے کہا۔ دوسری جانب آفاق تو کب سے تیار کھڑا تھا۔

"چلیں مس نور" !

نور اس کی ہدایت میں اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ کبھی کبھار نظر اٹھا کر سامنے دیکھ لیتی مگر زیادہ تر نظریں جھکائی ہوئی تھیں۔ آفاق بلیک پینٹ کوٹ میں سفید رنگ کی ٹائی لگائے کافی خوبرو لگ رہا تھا۔

"سامنے دیکھ کر چلیں مس! غلطی سے پھر کسی سے ٹکرا گئیں تو وہ شخص تو کام سے جائے گا۔"

"کیا مطلب؟" نور نے ناسمجھی سے اسے دیکھا جبکہ وہ اس کے انداز پر مسکرا دیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“Mom! Here someone want to meet you."

آفاق نے آواز دے کر کہا۔نور نے اس کی نظروں کی سمت میں دیکھا جہاں ایک ماڈرن لباس پہنے عورت مڑ کر ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"My mom”

آفاق نے نور سے ان کا تعارف کروایا۔نور نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ bouquet ان کے حوالے کیا۔

"Happy anniversary anti!"

اس نے انہیں وش کیا۔

"Thank you daughter."

انہوں نے نور کو گلے لگا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد وہ سارا وقت مسز ظفر کے پاس ہی رہی۔

ملک تبریز گاہے بگاہے اس پر نظر دوڑا رہے تھے مسز ظفر کی موجودگی میں اسکے چہرے سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی۔وہ کافی خوش مزاج خاتون ہیں انہیں اس بات علم تو تھا مگر نور کے لیے ان کی کمپنی اتنی اچھی ثابت ہو گی انہوں نے سوچا نہیں تھا۔صرف وہ ہی نہیں اس پارٹی میں موجود ہر شخص کی نظریں اسکی جانب اٹھ رہی تھیں جو آفاق کو زیادہ اچھی نہیں لگی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" "I am sorry mam!" لگی تو نہیں؟ دیکھائیں ذرا۔"

نور نے اس انجان شخص کو دیکھا جو ابھی ابھی جان بوجھ کر اس سے ٹکرایا تھا جس وجہ سے اسکا کلچ زمین بوس ہو گیا تھا۔وہ ملک تبریز کو ڈھونڈتی ہوئی باہر لان کی جانب آئی تھی جب اس نے کسی کو اپنے پیچھے محسوس کیا۔رخ موڑنے پر وہ اس سے جان بوجھ کر ٹکرایا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"نور نے جواب دے کر اندر جانا چاہا مگر وہ راستے میں کھڑا رہا۔

"نہیں! آپ کو چوٹ لگی ہے۔دیکھائیں اپنا ہاتھ ذرا۔" مخالف نے اسرار کیا۔

"آپ نہیں دیکھائیں گی تو میں خود دیکھ لوں گا۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی اس کی جانب حرکت کی۔نور بوکھلا کر پیچھے ہٹی۔اس سے پہلے وہ شخص بدتمیزی کرتا ایک بھاری ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا گیا۔

"کوئی ہیلپ چاہیے تو مجھ سے لے لو۔آئی ایم ٹوٹلی فری۔"آفاق نے اس شخص سے کہا۔اس کو دیکھ کر نجانے کیوں نور کو سکون آیا تھا۔وہ اب پہلے کی طرح خوفزدہ نہیں تھی۔

"No problem young man...."

"Miss Mom is waiting for you."

اس سے پہلے وہ شخص اپنا جملہ مکمل کرتا آفاق نے نور کو اندر جانے کا اشارہ کیا نور فوراَ ہی اندر کی جانب چلی گئی۔پیچھے صرف وہ دونوں ہی رہ گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"It is not right Malik. You have to tell her the truth."

ظفر افتخار نے اپنی کہی بات ایک بار پھر دہرائی۔

"I can't."ملک تبریز نے بے بسی سے جواب دیا۔

"تم کیا سمجھتے ہو اسے کبھی کچھ یاد نہیں آئے گا۔اس کی یاداشت ہمیشہ کے لیے نہیں گئی۔ایک نہ ایک دن اسے سب یاد آجائے گا پھر کیا کرو گے تم,بتاؤ؟چھپاپاؤ گے اس سے اسکی زندگی کا اتنا بڑا سچ؟"

انہوں نے ملک تبریز کو مستقبل کے خوفناک پہلو سے آگاہ کیا۔وہ اس وقت اپنی پارٹی کے درمیان سے اٹھ کر ایک پرائیویٹ روم میں آئے تھے۔

"تم پر بھروسہ کرنے لگی ہے ملک!اسکا بھروسہ نہیں توڑنا۔تم کتنا بھی چھپاؤ ایک نہ ایک دن وہ جان جائے گی کہ وہ تمہاری بیٹی نہیں ہے۔تمہاری بیٹی تین سال پہلے اس ایکسیڈینٹ میں مر چکی ہے۔وہ کسی اور کی امانت ہے ملک۔کیسے اسے اسکے گھر والوں سے دور کرو گے؟(وہ کچھ پلکو خاموش ہوئے)

"پہلی بات تو اسے کچھ یاد نہیں آئے گا۔دوسری بات اگر کچھ یاد آبھی گیا تو وہ کچھ کر نہیں پائے گی۔اسے سب سے پہلے اپنی شناخت ڈھونڈنی پڑے گی جو اس کے چہرے کی سرجری کے ساتھ مٹ گئی ہے۔"ملک تبریز نے سکون سے کہا جبکہ ظفر اس کی بات پر حیران رہ گئے۔

"تم اس بات پر اتنا شیور کیسے ہو کہ اسے کچھ یاد نہیں آئے گا۔"انہوں نے مشکوک نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اب تم اتنے بھی بے وقوف نہیں ہو۔نور پریشان ہو رہی ہو گی مجھے اس کے پاس جانا ہے۔"

ملک تبریز اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم بہت غلط کر رہے ہو ملک......بہت غلط۔"

انہوں نے جیسے آخری کوشش کی تھی جس کو ملک تبریز رد کرتے ہوئے چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کوئی تاریک جگہ تھی۔راستہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔وہ اس راستے پر اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔اسے ایک شخص کا ہیولہ نظر آیا۔

"تم کہاں چلے گئے تھے؟"

اچانک ہر جگہ آگ لگ جاتی ہے اور وہ ہیولہ اس میں غائب ہو جاتا ہے۔

"ارسل"!

وہ چلا کر ایک نام پکارتی ہے

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔وہ پوری پسینے میں شرابور ہوتی ہے۔اس خواب نے اس کو ڈرا دیا تھا۔کچھ دیر میں جب اسے حواس بحال ہوئے تو اس نے نام یاد کرنے کی کوشش کی مگر سب بے سود۔خواب میں بولے جانے والے نام کم ہی یاد رہتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆☆☆☆

"Thanks"

آفاق نے جاگنگ کرتے ہوئے نور کے تھینکس کہنے پر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ آج وہ پھر ملک تبریز کے ساتھ جاگنگ پر آئی تھی۔ ظفر افتخار بھی ساتھ تھے تو وہ دونوں ایک ساتھ ٹریک پر دوڑنے لگے جبکہ نور کو آفاق کی ہمراہی میں چھوڑ گئے۔ وہ دونوں ٹریک پر ایک ساتھ دوڑ رہے تھے۔ آفاق نور کی وجہ سے آہستہ دوڑ رہا تھا۔

"کیا کل کی وجہ سے کہہ رہی ہو؟"

آفاق نے اندازہ لگایا۔ نور نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔ آفاق نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ایک پل غور سے اسے دیکھا۔

"سٹرینج......نور ملک تھینکس کہہ رہی ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"تمہیں کچھ یاد نہیں مگر آئی نو اباوٹ یو"

"You did never say thanks to anyone including Mr.Malik.You always ordered him."

وہ اپنی جگہ رک سی گئی۔ آفاق نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا وہ ویسے ہی کھڑی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"It's true."

وہ اپنی کہہ کر جا چکا تھا۔بس ایک وہی تھی جو اپنی سوچوں میں تنہا رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سلطانہ بی آپ مجھے کب سے جانتی ہیں؟"

شام کے وقت اس نے سلطانہ بی سے پوچھا۔صبح ہوئی آفاق سے بات چیت نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔اگر وہ ملک تبریز سے اپنے بارے میں پوچھتی تو انہوں نے سب کچھ اچھا ہی بتانا تھا۔اپنے لیے ان کی محبت کا تو وہ اب تک اندازہ کر چکی تھی۔بہت سوچنے کے بعد اس نے سلطانہ بی کا انتخاب کیا تھا۔

"پچھلے دس سالوں سے۔"انہوں نے سیب کی کاش اسے دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ سب کچھ جانتی ہونگی میرے بارے میں؟"اس نے کاش ہاتھ میں لی تھی مگر کھائی نہیں تھی۔

"کیا جاننا چاہتی ہیں آپ نور بی بی؟"

"یہی کہ میرا سب کے ساتھ رویہ کیسا تھا۔مسٹر ملک کے ساتھ بھی۔"

سلطانہ بی نے اسے غور سے دیکھا۔وہ آنکھوں میں ہزاروں سوال لیے انکی جانب متوجہ تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”کبھی آپ نے سکے کو غور سے دیکھا ہے نور بی بی! اس کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ آپ بالکل اس سکے کی طرح تھیں۔ کبھی غصہ, کبھی خوشی۔ آپ اپنی ہر بات ملک صاحب سے منواتی تھیں۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ آپ کی خواہش پوری نہیں کرتے تھے مگر آپ......“ سلطانہ بی نے اس کی جانب دیکھا۔

”مگر کیا؟ آگے بتائیں سلطانہ بی۔“

”مگر آپ کی خواہشات زیادہ تر فضول ہوتی تھیں۔ جب غصہ ہوتی تو سب نوکروں کی شامت آجاتی تھی اور جب خوش ہوتی تھیں تب سب کچھ ٹھیک رہتا تھا۔ محبت کرتی تھیں آپ ملک صاحب اور مالکن سے مگر غصے میں سب ہوا بن کر اڑ جاتا تھا۔ اس وقت صرف آپ کی ضد ہوتی تھی۔ جس وقت آپ کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اس وقت بھی آپ......“ سلطانہ بی نے ایک بار پھر اپنی بات کو ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی رقم تھی۔ سلطانہ بی ہچکچاہٹ کا شکار تھیں۔

”بات اور کام ہمیشہ مکمل کرنی چاہیے سلطانہ بی“ !

اس نے جیسے التجا کی تھی۔ سلطانہ بی کو نور میں کسی اور شخصیت کم گمان گزرا۔

”آپ کسی کو پسند کرتی تھیں۔ اس سے شادی کرنا چاہتی تھیں۔ ملک صاحب کو اس پر اعتراض تھا۔ انہیں آپ کی پسند کی شادی پر اعتراض نہیں تھا بلکہ آپ کے ایک عیسائی کو پسند کرنے پر اعتراض تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کی آئندہ نسل بھی مسلمان رہے مگر آپ کو شاید یہ اچھا نہیں لگا تھا۔ آپ غصے میں گاڑی لے کر نکلی تھیں۔ مالکن زبردستی آپ کے ساتھ گئی تھیں مگر ملک صاحب نہیں۔ انہیں پہلی بار آپ پر غصہ آیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے آپ پر ہاتھ بھی اٹھا یا تھا۔ پھر کچھ بھی نہیں ہوا۔ ملک صاحب کا غصہ جب ہوا تھا جب انہیں آپ کے اور مالکن کی ایکسیڈینٹ کی خبر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملی۔بہت خوفناک رات تھی وہ بارش بہت تیز ہو رہی تھی,بادل بھی بہت زور سے گرج رہے تھے۔مالکن کی موت کی خبر نے اس گھر میں خاموشی پھیلا دی تھی۔صبح کو ہمیں آپ کے کوما میں جانے کی اطلاع دی گئی تھی۔"

یاد ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

سلطانہ بی نے اپنے ڈوپٹے سے آنسو صاف کیے اور نور کی جانب دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں نور بی بی؟" سلطانہ بی کو اس کے رونے کا گمان گزرا۔

"میں ٹھیک ہوں۔مجھے کچھ دیر اکیلا رہنا ہے۔"

سلطانہ بی نے اسکی التجا کو سمجھ کر اسے اکیلا چھوڑنے میں ہی عافیت جانی۔دوسری جانب نور نے سلطانہ بی کے جانے کے بعد کب سے رکے اپنے آنسوؤں کو بہنے دیا۔

"بڑی قسمت والی ہیں آپ جو اتنے اچھے آدمی کی بیٹی ہیں۔ان تین سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب وہ یہاں نہ آئے ہوں۔صبح اور شام آپ سے مل کر جاتے تھے,آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرتے تھے اور آپ کے لیے لائے گفٹس آپ کے ہاتھوں سے بچوں میں اور کبھی سٹاف میں بٹوا دیتے تھے۔ایک عام انسان بھی کوما میں رہنے والے شخص سے بہت جلد عاجز آجاتا ہے۔یہاں تک کہ ہاسپٹل والے بھی۔اب میرے سامنے کی ہی بات ہے۔ایک شخص کو صرف ڈیڑھ سال ہوا تھا کومہ میں گئے ہوئے اس کے گھر والوں نے اس سے پیچھا چھڑوا لیا۔پھر کیا تھا ہاسپٹل والوں نے زیادہ سو زیادہ ایک ہفتہ انتظار کیا اور اس کو ڈیڈ ڈکلیئر کر کے باڈی مردہ خانے میں بھجوا دی۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اس خاتون کی بات یاد آئی جو اسے ہاسپٹل میں ملنے آئی تھی۔وہ اسے کومہ سے باہر آنے پر مبارک باد دینے آئی تھی۔ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ریلہ نکلا تھا۔دور بیٹھے کسی شخص نے یہ منظر بڑے غور سے دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

”ملک صاحب! آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔“

”کہیے سلطانہ بی!“ملک تبریز نے مصروف سے انداز میں کہا تھا۔

”وہ شام کے وقت نور بی بی نے اپنے ایکسیڈینٹ کے متعلق پوچھا تھا۔“

”تو؟؟؟“ملک تبریز نے لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہے تھے چونک گئے اور مکمل طور پر سلطانہ بی کی طرف متوجہ ہوئے۔

”آپ نے کیا بتایا ہے سلطانہ بی؟“انہوں نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے پوچھا۔

”سب کچھ بتا دیا۔“

انہوں نے آہستگی سے کہہ کر نظریں جھکا لیں تھی۔وہ جانتی تھی کہ انہوں نے غلط کیا تھا مگر نہ بتا کر وہ اور غلط کرنے کا ذمہ نہیں لے سکتی تھی۔دوسری جانب ملک تبریز کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔وہ تقریباً بھاگتے ہوئے نور کے کمرے کی جانب آئے تھے۔

”نور“ !

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے نور کو پکارا۔ جو ابا کمرے کا دروازہ فوراً کھل گیا اور انہوں نے نور کو دروازے کی اوٹ میں کھڑے دیکھا۔ وہ شاید ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔ آنکھوں کی حالت نے اس کی کیفیت بتا دی تھی۔ وہ چلتے ہوئے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"سچ ہمیشہ اتنا نہیں ہوتا جتنا ہم آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں۔"

انہوں نے نور کو دیکھتے ہوئے بات شروع کی۔

"کچھ باتیں اور احساسات صرف محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ تم ہمیشہ سے ایسی ہی تھیں, بے باک, نڈر۔ بعض اوقات تمہاری یہ خاصیت باقی خوبیوں پر برتری لے جاتی تھی اور تمہیں دوسروں کے سامنے ضدی اور گھمنڈی بنا دیتی تھی۔ اس لیے سب لوگ تم سے کتراتے تھے لیکن تم میری سب سے اچھی بیٹی تھی اور رہو گی۔"

ملک تبریز نے نور کو دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔ ان کی بات مکمل ہوتے ہی نور آہستگی سے چلتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔ وہ ابھی تک بے آواز رو رہی تھی۔ ملک تبریز نے اس کے عمل کو حیرانی سے دیکھا۔ اس سے پہلے وہ اسے اپنے قدموں سے اٹھاتے نور کے جملے نے انہیں اپنی جگہ ساکت کر دیا۔

"I 'm sorry baba! I never, ever wanna hurt you."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پچھلے دو دن سے 'ملک پیلس' میں بہار اتری ہوئی تھی۔ ہر طرف قہقہے اور مسکراہٹوں کا راج تھا۔ نور واقعی ملک پیلس کا نورِ آنگن تھی جس کے خاموش ہو جانے سے یہ گھر تاریکی میں چلا گیا تھا مگر اس کی مسکراہٹ نے اس پیلس کو منور کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیا تھا۔ دو دن پہلے ہی تو نور نے ملک تبریز کو باپ کے درجے پر فائز کیا تھا۔ کتنی دفعہ انہوں نے نور کے منہ سے 'پاپا' کہلوایا تھا۔ اس دن پورے تین سال میں ایک ہفتہ اور 20 گھنٹے بعد وہ پر سکون ہو کر سوئے تھے۔ اگلا پورا دن انہوں نے اکٹھے گزارا تھا۔ پہلے مری شاپنگ پر گئے وہاں سے نور نے ہر کسی کیلئے گفٹ لیے تھے۔ اسے نئی زندگی ملی تھی وہ اس زندگی میں اس سے منسلک ہر رشتے کو صرف خوشیاں دینا چاہتی تھی۔ رات کو وہ لوگ دیر سے گھر واپس آئے تھے۔ نور نے سب سرونٹس کو اپنے ہاتھوں سے تحائف دیئے تھے۔ جس پہ وہ لوگ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔ اگلا آدھا دن نور نے سلطانہ بی کے ساتھ مل کر Study کو صاف کروا کر وہاں اپنے لئے بھی فرنیچر رکھوایا تھا۔ گھر کے سب ملازم نور میں آئی اس تبدیلی سے خوش تھے اسی طرح ہنستے ہوئے ایک اور دن کا اختتام ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ارسل"

وہ ایک بار پھر خواب میں چلا کر اٹھی تھی۔ اس نے اپنے آس پاس دیکھا۔ وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ وہ آج پھر پسینے سے شرابور تھی۔ ان عجیب و غریب خوابوں کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پچھلے دو دن سے یہ لگاتار آرہے تھے اب تو اسے سونے سے بھی ڈر لگنے لگا تھا۔ وہ بیڈ سے اتر کر واش روم میں جا کر سنک کا نل آن کرتی ہے اور پانی سے کئی بار اپنے چہرے کو دھوتی ہے۔

"تاریکی، اندھیرا، وہ شخص اور پھر آگ 'کیا ہے یہ سب کچھ؟'" اس نے خود سے سوال کیا تھا۔ پھر ایک دم کچھ یاد آنے پر اپنی جگہ ساکت ہو گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

’اس شخص کا کیا نام تھا؟‘اس نے سامنے لگے آئینے میں خود کے عکس سے سوال پوچھا تھا۔

”نام یاد نہیں آرہا۔ابھی تو لیا تھا میں نے کیا کہہ کر بلایا تھا میں نے اُسے“

وہ خود سے ہم کلامی کرتے ہوئے واش روم سے باہر آئی تھی مگر سب بے سود ٹھہرا تھا آخر اپنی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔

”بابا کو صبح اٹھتے ہی اس بارے میں بتاؤں گی“

☆☆☆☆☆☆☆☆

"Happy Birthday to You"

وہ ابھی سوئی تھی جب ملک تبریز نے آکر اسے وش کیا تھا۔وہ چاہ کر بھی اپنے نہ ختم ہونے والے اس خواب کے بارے میں ملک تبریز کو بتا نہیں پائی تھی۔وہ انہیں بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"Happy Birthday Princess"انہوں نے اسے کشمکش میں دیکھ کر دوبارہ وش کیا تھا جبکہ ان کے دوبارہ وش کرنے پر وہ مسکرا دی۔

"Thanks Baba"

نور نے ملک تبریز کے گلے لگ کر شکریہ ادا کیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بابا آپ کو میرا Birthday یاد رہا تو یہ بھی یاد ہو گا کہ میں آج کتنے سال کی ہو گئی ہوں" بالکل پورے 21 سال کی ہو گئی ہو ملک تبریز نے اس کے سوال پر فوراً جواب دیا تھا۔ جس پر وہ کھلا کر ہنسی تھی۔

"چلیں ایک سرپرائز اور ہے" Princess

ملک تبریز کے کہنے کے ساتھ ہی نور فوراً باہر چلنے کو تیار ہو گئی تھی۔ باہر ایک بڑا سا کیک موجود تھا۔ کیک کے بیک گراؤنڈ میں اسکی تصویر لگی ہوئی تھی۔ سب سرونٹس نے ایک ساتھ نور کو وش کیا تھا۔ ہلکے پھلکے ماحول میں کیک کاٹا گیا تھا۔

"Happy Birthday Miss Noor"

آفاق نے گفٹ اسکی جاب کرتے ہوئے وش کیا تھا جیسے اس نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ تھام لیا تھا۔ "Thank you"

پنک فراک میں وہ اسے شکریہ ادا کرتی خود بھی کتنی گلابی گلابی سی لگی تھی۔

ملک تبریز نے نور کی سالگرہ کا انتظام ایک وسیع پیمانے پر کروایا تھا۔ بزنس سے منسلک ہر فرد یہاں موجود تھا۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں جانتی تھی سوائے ظفر افتخار فیملی کے۔ مسز افتخار ہی اسے ہر کسی سے ملوا رہی تھی۔ جب آفاق نے آکر اسے وش کیا تھا۔ نور نے گفٹ لیکر پاس کھڑی سلطانہ بی کو دیا تھا۔ نور کیلئے آئے ہوئے گفٹ کو وہ ہی اکٹھے کر رہی تھیں۔

"You are looking nice"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آفاق نے اسکی تعریف کی تھی۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اس نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔ وائٹ پینٹ کوٹ میں وہ گلابی ٹائی کے ساتھ جاذب نظر لگ رہا تھا۔ پچھلی بار کی طرح آج بھی وہ اس کے لباس کے ہم آہنگ لباس پہنے ہوئے تھا۔

"Sorry and Thank you"

غالباً میں نے آپکی تعریف کی ہے مس نور۔" آفاق نے نور کے سوری کہنے پر اسے یاد دلانا مناسب سمجھا تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے باہر لان میں نکل آئے تھے۔

"مجھے میرے ماضی کا کچھ یاد نہیں ہے اگر میں نے آپ کے ساتھ کوئی بدسلوکی کی ہو تو میں اس کیلیئے sorry کرتی ہوں۔ Thank you آپ کی وجہ سے میں نے خود کو جانا ہے"

نور نے اس کی الجھن دور کی تھی

"لڑکیاں Sorry کرتی بالکل بھی اچھی نہیں لگتی اس لئے Sorry تو آپ رہنے دیں اور جہاں تک بات رہی Thanks کی تو آپ نے ابھی نور کو جانا ہے خود کو نہیں۔ اس لئے Thanks بھی ادھار رکھیں۔"

وہ اپنی بات کہہ کر رکا نہیں تھا بلکہ نور کئی پل تو اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ پوری پارٹی میں الجھن میں رہی تھی۔ رات تک اسکا جملہ اس کے کانوں میں گونجتا رہا تھا۔ اس کے بعد وہ کب سوئی اسکا اسے علم نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نورنے ملک تبریز سے آفاق سے ملنے کی اجازت مانگی تھی۔اسکی باتیں اس ہمیشہ پریشان دیتی تھیں۔جن کی وجہ سے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ شاید اسکی زندگی کے ماضی سے اس شخص کا کوئی تعلق رہا ہے۔اس بات پر ہر اس شخص کے دیئے گئے تحفے سے کر دی تھی۔وہ ایک آئینہ تھا۔جدید طرز کا خوبصورت سا مگر اس پر لکھا شعر اسے پریشان کر رہا تھا۔

آئینے بتاتے ہیں صورتوں کا پتہ

کیا کبھی خود کا عکس دیکھا ہے تم نے (از خود)

جانے کتنی دیر وہ اس میں اپنے آپ کو کھوجتی رہتی تھی پھر اس نے آفاق سے سیدھے طریقے سے بات کرنے کی ٹھان لی تھی۔اسی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔ملک تبریز نے خود اس کے جانے کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔کافی سیکورٹی میں وہ یہاں تک آئی تھی اور آفاق کا انتظار کر رہی تھی مگر اس سے پہلے کوئی اور آ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں تمہاری غلام نہیں ہوں سمجھے۔یہ آخری بار ہے اگر دوبارہ میرے راستے میں آئے تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا" اس کے کانوں میں اسکی آواز گونجی تھی جبکہ نظریں سامنے کوروڈ سے گزرتے شخص پر تھیں۔وہ میکانکی انداز میں اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔وہ آدمی ریسٹورینٹ سے باہر نکل کر اپنے اسلحہ لیس ساتھیوں کے ہمراہ اپنی بڑی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔دوسری جانب نور اسکے پیچھے پیچھے تھی جبکہ کانوں میں مسلسل وہی جملہ دہرایا جا رہا تھا۔اتنے میں وہ شخص فون پر بات کرتا ہوا کھل کر مسکرایا تھا اور فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گیا تھا۔نور کیلئے جیسے سب کچھ رک گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت شوق ہے نہ تمہیں وارننگ دینے کا اب کہو کیا کہو گی تم۔"

وہ شخص اس سے کہہ رہا تھا مگر وہ لڑکی تو وہ نہیں تھی۔ اسکی صورت بالکل بھی اس سے نہیں ملتی تھی۔ اس نے فوراً سر جھٹکا تھا اور سب کچھ اسکی نظریں کے آگے سے غائب ہو گیا تھا۔ وہ ریسٹورنٹ کے باہر کھڑی تھی۔ اس کے سر میں شدید درد اٹھا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو دبایا تھا پھر جیسے ہی اسے سکون ملا اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تھا وہاں کا منظر ہی تبدیل ہو گیا تھا

ہر سو اندھیرا تھا اور اسے کچھ آوازیں آئیں۔ وہ اندازہ لگاتی ان آوازوں کی جانب گئی تھی جہاں ایک لڑکی جس کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے ایک لڑکے کو مسلسل روک رہی تھی یہ وہی تھی جسے اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے دیکھا تھا۔

"ارسل Please رک جاؤ مت جاؤ میں تمہیں نہیں کھونا چاہتی" اس نے روتے ہوئے التجا کی تھی وہ لڑکا جو پیٹھ پھیرے کھڑا تھا اب سامنے موجود تھا وہ اس کی شکل با آسانی دیکھ سکتی تھی۔ یہ وہی تھا جو اسے خوابوں میں نظر آتا تھا۔

"رک جاؤں! یہ تم کہہ رہی ہو میری عزت ہو تم اور اس گھٹیا شخص نے میری عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے۔ میری تربیت ایسی نہیں کہ میں اپنی عزت پہ ہاتھ ڈالنے والے کو چھوڑ دوں"

ایسا لگا جیسے یہ سب اس لڑکی سے نہیں بلکہ اس سے کہا گیا تھا۔ اس کے سر میں شدید درد اٹھا تھا۔ اب کی بار دونوں طرف سے دبانے سے بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ مگر سامنے کا منظر پھر تبدیل ہو گیا تھا۔ وہ اس لڑکی کو اب کچھ لوگوں نے پکڑ رکھا تھا وہ مسلسل چلا رہی تھی "ارسل کو چھوڑ دو Please اسے کچھ نہ کہو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ وہ خون سے آلودہ ارسل کو گاڑی میں ڈال رہے تھی

"ارسل Please رک جاؤ چھوڑ دو اسے۔اس نے کچھ نہیں کیا

Please ارسل۔ارسل۔ارسل"

وہ اندھا دھند سڑک پر ارسل کے نام کی پکار کیئے بھاگ رہی تھی۔اسے سامنے سے آتی گاڑی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔ اگر بروقت سامنے والا بریک نہیں لگاتا تو وہ ضرور جان سے جاتی۔بریک لگنے سے ساتھ ہی بے ہوش ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"گڑیا کہاں ہو؟ کب سے آواز دے رہا ہوں"

ارسل نے گھر میں قدم رکھتے ہی سے آواز دی تھی وہ اس کیلیئے اس کی پسندیدہ کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر آیا تھا وہ اسکی آواز سن کر جانے گھر کے کس کونے میں سے باہر آئی تھی۔

"کیا ہے ارسل؟ تمہیں کوئی اور کام نہیں ہے سوائے مجھے آوازیں دینے کے"

اس نے بے زاری سے پوچھا تھا۔جبکہ اسکی اس بات پر ارسل کا منہ بن گیا تھا۔اس نے اسے کتاب دینے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

"اس شاپر میں کیا ہے؟" گڑیا نے تجسس کے مارے پوچھا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Noor E Angan | By Zunaira Anjum (Complete Novelt)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ بھی ہو تمہیں اس سے کیا؟" ارسل نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس کو آنکھیں دکھائی تھیں جن کو مخالف نے خاطر میں لانا ضروری نہیں سمجھا۔

"مجھے اس سے کیا؟؟؟" اس نے ارسل کا جملہ دہرایا تھا۔

"دو منٹ ہیں تمہارے پاس مسٹر ارسل احمد ورنہ پھر کل شام سے پہلے مجھ سے بات نہ کرنا"

گڑیا نے اسے وارن کیا تھا۔ اسکی دھمکی کارگر ثابت ہوئی تھی وہ الٹے قدموں اس تک لوٹا تھا۔

"ارے نہیں نہیں بہنا یہ ظلم نہیں کرنا تم سے بات نہ کی تو۔۔۔ بڑے سکون سے رہوں گا"

اس نے آدھا جملہ کانوں کو پکڑتے ہوئے کہا تھا جبکہ باقی آدھے جملے پر اس نے فرضی کالر جھاڑے تھے جس نے گڑیا کو منہ پھیرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ٹھیک ہے سکون سے رہو تم اب مجھ سے بات نہیں کرنا"

"میں مذاق کر رہا تھا یہ لو تمہارے لیے ہی تو لایا ہوں۔" ارسل نے اس کو ناراض ہوتے ہوئے دیکھ کر اسے تنگ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ گڑیا نے فوراً اس کے ہاتھ سے شاپر لیا تھا جس میں 'جولیس سیزر' دیکھ کر وہ کھلائی تھی۔

"Thank you" اس نے ایک ادا کہا تھا۔ ارسل بھی مسکرا اٹھا۔ چھوٹے سے مکان میں صرف وہ دونوں بھائی بہن رہتے تھے ارسل اس سے 2 سال بڑا تھا جبکہ وہ ابھی اٹھارہ کی تھی اسکی پیدائش کے وقت ان دونوں کی ماں انھیں چھوڑ کی جا چکی تھی احمد بیگ نے ان کی پرورش اکیلے ہی کی تھی مگر وہ بھی زیادہ عرصہ بچوں کے ساتھ نہ رہ پائے تھے۔ ارسل میٹرک میں تھا جب وہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ بہن کی پرورش کی ذمہ داری اب اسکے ناتواں کندھوں پر آ گئی تھی۔ وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمیشہ سے اسے اچھی طریقے سے ڈیل کرتا تھا۔ احمد بیگ سے زیادہ وہ ارسل کی بات مانتی تھی وہ اس کے لئے گڑیا تھی۔ ہنستی بولتی کھلکھلاتی اسکی دن بھر کی تھکاوٹ کو دور کر دیتی تھی وہ اس کے لیے Little Angle تھی۔ گڑیا کیلیۓ وہ کسی

سنیٹا کلوز

(Santa Clause) سے کم نہ تھا اسکی ہر خواہش بغیر کہے پوری کر دینے والا اسکا بھائی اسکا دوست اسکا گائیڈنگ اینجل۔ ارسل نے پرائیویٹ امتحان دیتے ہوئے احمد بیگ کے چھوٹے سے کاروبار کو سنبھالا تھا۔ زیادہ امیر نہ سہی مگر ان کا گزارہ آسانی سے ہو رہا تھا۔ ان کی چھوٹی سی زندگی اچھی گزر رہی تھی جب تک جہانگیر شاہ ان کی زندگی میں نہیں آیا تھا۔ گڑیا فرسٹ ائیر کی سٹوڈنٹ تھی اس کا زیادہ دھیان انگلش لٹریچر میں تھا۔ یہ ہی وجہ تھی اس کالج کی طرف سے ہونے والے ایک ڈرامہ میں حصہ لیا تھا۔ جہاں وہ بطور جج شامل ہوا تھا۔ اسے گڑیا کی خوبصورتی نے متاثر کیا تھا۔ شروع میں گڑیا نے اسکو شرافت سے جواب دیا تھا مگر اسکی بڑھتی گستاخیاں اسے پریشان کر رہی تھیں۔ وہ بڑے دھڑلے سے پرنسپل روم میں اسے بلاتا تھا اسے اچھی جگہ پرفارم کرنے کی دعوت بھی دی تھی یہاں تک کہ بڑی بڑی فلمز اور ڈرامہ کا لالچ دیا تھا۔ اس کا انٹرسٹ ہوتا تو جاتی۔ وہ تو صرف لٹریچر پڑھنا چاہتی تھی۔ مگر وہ سمجھ نہیں سکا 28 سے 30 سال کا وہ آدمی جانے اسے کیا سمجھ بیٹھا تھا۔ اس نے ارسل سے اس بارے میں کچھ نہیں کہا تھا مگر معاملہ اس حد تک بڑھ جائے گا اسے علم نہیں تھا اس کی وجہ سے اب کالج میں ہر جگہ اسکا نام جہانگیر شاہ کے ساتھ لیا جا رہا تھا جس نے اس ے طیش دلایا تھا۔ سونے پر سہاگہ یہ کہا کہ وہ آج پھر اس سے ملنے کالج آیا تھا۔ اسے دیکھتے ہی اسکا پارہ ہائی ہو گیا۔ اس سے پہلے جہانگیر شاہ اسے کچھ کہتا اس نے اسے کھینچ کر تھپڑ لگا دیا تھا۔ سارے ماحول میں یک دم خاموشی ٹھہر گئی تھی وہ اس وقت کالج کے باہر کھڑے تھے جہاں آنے جانے والے لوگ رک کر انہیں دیکھنے لگ گئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”تمہارا شمار دنیا کے گھٹیا ترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ تم گھٹیا، تمہارا کریکٹر گھٹیا۔ تم کیا سمجھتے ہو میں تمہاری رنگ برنگی باتوں میں آجاؤں گی۔ پاگل سمجھا ہوا ہے کیا مجھے۔ کان کھول کر سنو جہانگیر شاہ میں تمہاری غلام نہیں ہوں یہ آخری بار ہے اگر دوبارہ میرے راستے میں آئے تو تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا“

وہ دھڑلے سے اپنی بات کہہ کر جا چکی تھی اس بات کو خاطر میں لائے بغیر اسکا یہ عمل نہ صرف اسکے لئے بلکہ ارسل کیلئے نقصان دہ ہو گا۔ اس نے گھر جا کر یہ بات ارسل کو بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر اس سے پہلے ہی اس کو اسی کے گھر سے اغوا کیا جا چکا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک کمرے میں قید پایا تھا کچھ پل لگے تھے اسے سب کچھ سمجھنے میں اس نے ارسل کیلئے دروازہ کھولا تھا مگر سامنے نقاب پوش نے اس کے منہ پر رومال دیکھ کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اس نے اپنے ڈوپٹے کو تلاشا تھا وہ اس کے گلے میں پڑا ہوا تھا اس نے سختی سے اسے لپیٹ کر خود کو کور کیا اور دروازے کی جانب گئی مگر دروازہ بند تھا اس نے زور زور سے دروازہ بجا کر مدد کی پکار کی تھی جب دروازہ نہیں کھلا تو وہ وہیں دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ بار بار اللہ کو اپنی مدد کیلئے پکار رہی تھی تب ہی دروازہ کھلا اور جہانگیر شاہ اندر آیا۔ دروازہ کھلنے کا محسوس کرتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”بہت شوق تھا نہ تمہیں وارننگ دینے کا اب دے کر دکھاؤ میں نے تمہیں آرام سے سمجھانے کی کوشش کی مگر تم شاید ہو ہی بیوقوف۔“

”کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟“ گڑیا نے اس سے روتے ہوئے پوچھا تھا۔

گھٹیا شخص کا گھٹیا کریکٹر دیکھانے۔“ اس نے اسکی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا اب وہ اتنی بیوقوف نہیں تھی جو اسکی بات کا مطلب نہ سمجھتی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”ڈرو نہیں اپنی بے عزتی کا سود سمیت بدلہ لوں گا۔“ اس نے اسکی جانب جھکتے ہوئے کہا تھا۔ آج کی رات آرام کرو صبح ملاقات کروں گا۔ اس نے گڑیا کے قریب ہونا چاہا۔ وہ بھاگ کر دور ہوئی تھی اور خود کو ڈوپٹے کے ہالے میں چھپالیا۔ جہانگیر شاہ مسکرایا تھا۔ گڑیا کو اسکی مسکراہٹ زہر سے کم نہ لگی تھی وہ اسے بغیر کچھ کہے چلا گیا تھا مگر گڑیا پچھتاتی رہ گئی تھی آخر کیوں اس نے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری تھی اور جہانگیر شاہ کو دعوت دی تھی ساری رات اس نے رو کر گزاری تھی۔ تہجد کی اذان کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی, تو ایک بار پھر اسے اپنی بے بسی پر رونا آیا ت۔ وہ مسلسل اللہ کو پکارتی جارہی تھی۔

”ارسل بھی اسے گھر نہ پا کر پریشان ہو گا اللہ جی میری مدد کریں میری عزت کو محفوظ رکھیں“۔ اس نے دروازے کو ایک بار پھر کھولنے کی کوشش کی تھی ایک دم کھل گیا تھا شاید باہر سے کنڈی مکمل نہیں لگائی تھی وہ اللہ کا شکر ادا کرتی باہر نکلی۔ خوش قسمتی سے وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا ایک لمبی راہدری تھی وہ بغیر آواز پیدا کئے راہداری کے اختتام تک آگئی تھی دائیں بائیں بے شمار کمرے موجود تھے جن کے درمیان سے ایک بڑا گیٹ نظر آرہا تھا مگر اس کیلئے صحن پار کرنا پڑتا وہ ان کمروں کے ساتھ آہستہ آہستہ سے ہوتی ہوئی گیٹ کی جانب گئی تھی مگر گیٹ پر لاک تھا وہ ایسے ہار نہیں مان سکتی تھی۔ اس نے دو پل سوچا اور پھر لوہے کے گیٹ پر چڑھنا شروع کیا تھا پہلے اسے کچھ مشکل ہوئی تھی مگر عزت لٹ جانے کا خوف حاوی ہو گیا تو اس لئے وہ جلدی ہی چڑھ لیا تھا اور دوسری جانب اوپر سے کود کر چھلانگ لگائی تھی جس سے اسکے پاؤں میں موچ آئی تھی مگر راستہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا ایک نہ ختم ہونے والا سبزہ تھا وہ کچھ دیر چلتی رہی تب کہیں جا کر اسے مین گیٹ نظر آیا مگر وہاں چوکیدار بیٹھا تھا۔ وہ سویا ہوا تھا۔ وہ اب دوبارہ دیوار پار کرنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ اسے اس گیٹ سے ہی باہر جانا تھا۔ وہ اس دیوار کے ساتھ چلتی ہوئی اسکی پیٹھ کی جانب سے آئی اور درخت کے ایک موٹے تنے سے اس کے سر پر وار کیا۔ وہ نیند میں تھا اس لیئے زیادہ مزاحمت نہ کر سکا اور بے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوش ہو گیا۔ گڑیا نے اس کی پاکٹ سے چابیوں کا گچھا نکالا اور گیٹ کھول کر اپنے لیے آزادی کی راہ ہموار کی۔ نہ جانے کون سے راستے تھے جن پر وہ گرتی پڑتی بھاگے چلی جا رہی تھی۔ بیچ راستے میں وہ کئی جگہ گری۔ اسے موچ بھی آئی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔ مسلسل کلمہ کا ورد کیے وہ بس بھاگے جا رہی تھی۔ اسے اپنے ننگے پیر ہونے کا بھی ہوش نہیں تھا۔ اتنے میں راستے میں ایک پتھر سے ٹھوکر کھا کر وہ گری تھی۔ اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور اس میں سے خون نکل رہا تھا۔

"اللہ جی ارسل کو بھیج دیں۔"

اس نے درد سے بلبلاتے ہوئے التجا کی تب ہی فجر کی اذان کی آواز فضا میں گونجی۔ وہ اذان کے دوران مسلسل جواب دینے کے ساتھ دعا کر رہی تھی۔ وہ اس سنسان جگہ پر اکیلی تھی۔ پوری اذان کے دوران وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی۔ اذان کے مکمل ہوتے ہی اس نے بائیک کی آواز سنی۔ اس سے پہلے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگتی مخالف نے اسے ہیڈلائٹ کی روشنی میں دیکھ لیا تھا اور بائیک کی سپیڈ تیز کر کے اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ موچ آئے پاؤں کے ساتھ اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"گڑیا" !

وہ ابھی اور تیز بھاگتی مگر ارسل کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لیے۔ اس سے پہلے وہ پیچھے دیکھتی وہ خود اس کے پاس آ گیا تھا۔ ارسل کو دیکھتے ہی اس ہمت جواب دے گئی اور وہ رونا شروع ہو گئی۔ ارسل نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بلکہ اسے رونے دیا۔ جب وہ رو چکی تو وہ اسے اپنے ساتھ بائیک بیٹھا کر گھر لے آیا اس حالت میں کہ اس کے شوز اور جیکٹ گڑیا نے پہنی ہوئی تھی۔ گھر آنے پر ارسل نے صرف اس سے نام پوچھا تھا۔ اس نے جہانگیر شاہ کا نام لیا۔ کل شام سے وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنا پریشان تھا یہ تو یا صرف وہ خود جانتا تھا یا پھر اللہ۔ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا اس نے۔ لاہور جیسے بڑے شہر کی وہ رات بھر خاک چھانتا رہا۔ وہ اسکی زندگی, اسکی گڑیا ملی بھی تو لاہور سے باہر کے علاقے میں۔ وہ لڑکی جس کی آنکھوں میں اس نے انجانے میں بھی آنسو نہیں آنے دیئے تھے وہ صرف ایک شخص کی وجہ سے اتنا روئی تھی۔ اسکے چہرے اور جسم پر لگے زخموں کو اس نے اپنے دل پر لگا محسوس کیا۔ اس نے اس کے پاؤں کی موچ کو ٹھیک کیا اور دوا لگا کر گرم پٹی باندھی اور چہرے کے زخم کو روئی سے صاف کیا۔ اس دوران وہ مکمل خاموش تھا۔ ایک پل کو تو گڑیا کو لگا کہ شاید اسکا ارسل اس پر بھروسہ نہیں کر رہا۔ اس نے اپنی صفائی دینی چاہی۔ ارسل نے اسے بیچ میں ٹوک دیا۔

"مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔ اس بات کو کبھی مت بھولنا۔"

بھائی کی محبت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"کہاں جا رہے ہو؟" اس نے ارسل کو باہر جاتے دیکھ سوال کیا۔

"جہانگیر شاہ سے ملنے۔"

"رک جاؤ ارسل پلیز۔ میں تمہیں نہیں کھونا چاہتی۔"

"رک جاؤں! یہ تم کہہ رہی ہو میری عزت ہو تم اور اس گھٹیا شخص نے میری عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے۔ میری تربیت ایسی نہیں کہ میں اپنی عزت پہ ہاتھ ڈالنے والے کو چھوڑ دوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چلا گیا گڑیا کے منع کرنے کے باوجود وہ چلا گیا۔وہ جائے نماز پر بیٹھ کر ارسل کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی یہ جانے بغیر کہ وہ صبح اس کی زندگی میں اندھیرا لانے والی تھی۔شام ہو چکی تھی مگر ارسل نہیں آیا تھا۔ آیا تو صرف جہانگیر شاہ۔

"ارسل میرے پاس ہے اگر اس سے ملنا چاہتی ہو تو چلو میرے ساتھ۔" وہ بھائی کے لیے اس کے ساتھ چلی گئی۔ جانے کتنا لمبا راستہ تھا ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔جہانگیر شاہ اسے ایک فارم ہاؤس لایا تھا کس جگہ یہ اسے معلوم نہ تھا۔اس نے ارسل کے نام کی گردان کی۔دو تین آدمیوں نے اسے پکڑا ہوا تھا۔جہانگیر شاہ نے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں خون میں لت پت ارسل کو گاڑی سے نکالا گیا تھا۔

"مجھ سے ٹکرانے چلا تھا۔انجام کو پہنچ گیا اپنے۔لے جاؤ اسے اور مری کی پہاڑی سے دھکا دے دو۔جو سانسیں بچی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گی۔"

جہانگیر شاہ نے نیا آرڈر جاری کیا۔وہ چیختی چلاتی رہ گئی مگر اس کی بات نہ سنی گئی۔نہ جانے اس میں کہاں سے ہمت آئی اس نے خود کو چھڑوایا اور پاس پڑا ایک پتھر جہانگیر شاہ کو مارا۔سب گارڈ جہانگیر شاہ کی طرف لپکے۔اتنے میں وہ اس گاڑی کی سمت بھاگی جس میں ارسل کو لے جایا جا رہا تھا۔وہ دیوانہ وار بھاگ رہی تھی جب ایک گاڑی سے اس کی ٹکر ہو گئی اور وہ نیچے گر گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مسٹر ملک نور کو ہوش آ گیا ہے۔شی از فائین ناؤ۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملک تبریز بھاگتے ہوئے نور کے پاس گئے تھے۔وہ آنکھیں کھولے بیڈ پر ساکت لیٹی ہوئی تھی۔

"پرنسز میری جان نکال دی تھی آپ نے۔"

"آپ ہمیشہ سے جانتے تھے میں نور نہیں ہوں۔"ملک تبریز اپنی جگہ سے ہل نہ سکے۔

"آپ سب کچھ جانتے تھے مگر انجان بنے رہے۔آپ کی اپنی بیٹی سے محبت اتنی خود غرض ثابت ہوئی کہ آپ نے کسی دوسرے کی شناخت کو چھپانا نہیں مٹانا ضروری سمجھا۔"ملک تبریز کے پاس آج الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔

"آپ کی محبت نے آپ کو بابا کہنے پر مجبور کیا تھا۔مگر آپ......نور نے صحیح کہا تھا آپ سائیکو ہیں صرف اسکی محبت میں۔میرا ارسل نا جانے کہاں ہو گا؟زندہ بھی ہے یا......اللہ جی......"

وہ خود ہی بولے جا رہی تھی۔ملک تبریز بالکل خاموش تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نور کو انہوں نے تھپڑ مارا تھا اور وہ گھر سے باہر نکل گئی۔انہوں نے اسے روکا بھی نہیں تھا۔ان کی بیوی اس وقت کہاں تھی انہیں معلوم نہ تھا۔وہ تو اپنے کیے پر شرمندہ تھے۔آخر کیا ہو گیا تھا۔وہ اسلام قبول کر کے ہی تو شادی کرتا پھر کیسے وہ اپنی عزیز بیٹی پر ہاتھ اٹھا سکتے تھے۔وہ اسی کشمکش میں تھے جب انہیں ہاسپٹل سے ایک کال موصول ہوئی۔ان کی بیٹی کی کار کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا جس می سے دو ڈیڈ باڈیز ملی تھی جو بالکل جل گئی تھی۔ایک اور باڈی بھی ملی تھی جو زندہ تھی مگر اسکا چہرہ جل چکا تھا۔انگوٹھی کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کی شناخت کر پائے۔دوسری لاش کے پاس وہ گئے ہی نہیں ان کے لیے ان کی بیٹی زندہ تھی۔اگلے لمحے وہ آئی سی یو کے باہر تھے۔ڈاکٹر نے اس کی کچھ چیزیں لا کر انہیں دی جن میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے کچھ بھی نور کا نہیں تھا۔ انہوں نے سوچ لیا تھا انکی نور زندہ ہے اور آئی سی یو میں پڑے وجود کو اپنی بیٹی کہا تھا۔ اس کے چہرے کی سرجری ہوئی تھی۔ اگلے چوبیس گھنٹے اس کے کریٹیکل تھے۔ ملک تبریز اپنی بیوی کے کفن دفن کے بعد لوٹے تو انہیں اس کے کومہ میں جانے کی خبر ملی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

”آئی ایم سوری۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔“ ملک تبریز نے گڑیا سے معافی مانگتے ہوئے کہا۔

”معافی مانگ کر آپ مجھے شرمندہ نہ کریں۔ معافی تو مجھے مانگنی چاہیے۔ اپنی بے بسی کا غصہ آپ پر نکال دیا حالانکہ آپ نے تو میری جان بچائی تھی۔ نور نے غلط نہیں کہا تھا کہ آپ اس کی محبت میں سائیکو ہیں۔ بچوں کے لیے ماں باپ کی محبت سائیکو پن میں شمار کی جاتی ہے۔ جس میں زیادہ عنصر ڈر کا شامل ہوتا ہے۔ آپ کو دنیا کی کوئی چیز نہیں ڈرا سکتی سوائے نور کے مستقبل کے اچھا نہ نکلنے کے خوف کے۔ نور بس غصے اور ضد کی تیز تھی مگر محبت وہ بھی آپ سے بہت کرتی تھی۔ اس دن وہ ہی تھی جس کی کار سے میں ٹکرائی تھی۔ میرے بارے میں سب جان کر وہ اس انجان راستے پر ارسل کے لیے نکل پڑی۔ مسز ملک کے روکنے کے باوجود۔“

”نور رک جاؤ۔ پہلے ملک سے بات کرنے دو مجھے۔“

”نہیں بات کرنی ان سے۔ کل بات کرنا ابھی ارسل کو ڈھونڈنا ہے۔ چپ چاپ بیٹھیں اور ارسل کو ڈھونڈنے دیں۔“

”ڈیڈ سے ناراض نہیں ہوتے نور“ !

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ناراض نہیں ہوتے۔ تھپڑ ضرور مارتے ہیں۔ انہوں نے میری پوری بات سنی صرف اپنی سنائی۔ مجھے بات نہیں کرنی۔ ان کی وجہ سے میں نے سب کچھ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر اب......

Forget mom! I don't wanna talk about him. Let him go. He is psycho"

"But in your love." مسز ملک نے تصحیح کی۔

"Mom I love him very much but sometimes, I hurt him. I don't know it suddenly happens. Sorry dada!"

یہ اس کے آخری الفاظ تھے اسکے بعد ان کی کار سامنے سے آتے ٹرک سے ٹکرائی اور مری کے راستے میں ایک کھائی میں جا گری۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تین سال ایک مہینے بعد وہ آج اپنے گھر میں کھڑی تھی۔ اس دو مرلے کے مکان میں جہاں کبھی وہ ارسل کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ گھر میں جگہ جگہ دھول مٹی تھی۔ وہ چلتی ہوئی ارسل کے کمرے میں گئی تھی۔ جہاں اسکی اور ارسل کی تصویر ابھی تک موجود تھی۔ اس نے داہنے ہاتھ سے ارسل کی تصویر سے دھول صاف کی تھی۔ ملک تبریز نے اس کے گرد بازو کا حلقہ بنایا تھا۔ وہ اسے ایسے ہی باہر لائے تھے۔ محلے والے تین سال سے بند پڑے مکان کے باہر دیکھ کر حیران رہ گئے تھے مگر پوچھنے کی ہمت کسی نے بھی نہیں کی تھی۔

***

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بابا چائے۔

گڑیا نے چائے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ملک تبریز کو دی تھی۔ وہ نیوز دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے اسے اپنے پاس بیٹھا لیا تھا۔ وہ یہاں سب کے لیے نور ہی تھی۔ چائے عادت بھی اسنے انہیں ڈالی تھی۔

کل شام ظفر ملا تھا مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بریکنیگ نیوز

اسمگلینگ کیس میں ملوث جہانگیر شاہ، پولس وین میں عدالت جارہے تھے۔ جہاں پولس وین کو حادثہ پیش آگیا اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگئے ہیں۔ اس میں چار پولس والوں کی شہادت کی بھی اطلاع دی جارہی ہے۔

ملک تبریز کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی۔

کراچی شہر میں ایسے حادثات معمول کی بات ہیں۔

انھوں نے نور سے کہا جبکہ وہ خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

ایسے حادثات ہونا کتنی معمولی تھے یہ ملک تبریز سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔ نور کے جانے کے بعد انھوں نے فون کال ملائی تھی۔

Good work Arsenal

تمہیں تمہارا انعام جلد مل جائے گا۔

اور فون رکھ دیا تھا۔

***

آپ کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ میں نور نہیں ہوں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے صرف شک تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ بعد میں معلوم ہوا تھا۔ آفاق نے لان میں ٹہلتے ہوئے ساتھ چلتی نور سے کہا تھا۔

آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

"اینیورسری کی رات، ڈیڈ اور انکل کی باتیں سن کر۔"

اس نے لاپرواہی سے کاندھے اچکائے تھے۔

"اور شک تم پر پہلی ملاقات میں ہو گیا تھا۔ یادیں بیشک مٹ جائیں، عادات نہیں بدلتی، فطرت نہیں بدلتی۔ نور کی فطرت میں خاموش ہونا نہیں تھا۔ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی قائل تھی۔ جبکہ تم نے صرف ناراضگی دیکھائی تھی۔ پھر میں نے سوچا کیوں نہ تمہیں نور سے روشناس کروایا جائے۔ تاکہ تم نور جیسا برتاو کرو مگر سب اس کے الٹ ہو گیا"۔

"اچھا تمہارا نام گڑیا ہے؟"

اس نے نور کی الجھن دور کر کے اس کا دھیان خود سے ہٹایا تھا۔ جبکہ اس کے سوال پر وہ مسکرا اٹھی تھی۔

"گڑیا صرف ارسل کہتا تھا۔ میرا نام روشنی ہے۔

"نور، روشنی، روشنی، نور کچھ زیادہ مختلف تو نہیں۔"

آفاق نے تبصرہ کیا تھا۔

"نور بی بی، آفاق بیٹا ملک صاحب اندر بلا رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے ہم آتے ہیں۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور نے جواب دیا تھا اور سلطانہ بی کے پیچھے چل پڑی تھی۔ آفاق وہیں کھڑا تھا۔

"روشنی کیا تم میرے گھر کا نور بننا پسند کرو گی؟"

وہ اپنی جگہ رک گئی تھی۔

"ڈیڈ نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا اور میں نے ہاں کر دی۔ کیونکہ مجھے میرے گھر کے آنگن میں نور چاہیے۔ کیا تمہیں اعتراض ہے؟"

اس کے پوچھنے پر نور مسکراتے ہوئے اندر چلی گئی تھی۔ اس کے خاموشی سے چلے جانے پر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ روشنی اس کا نور آنگن ضرور بنے گی۔

(ختم شد)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel